انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ 〃
سہ ماہی	۶ 〃
ماہوار	۲½ 〃

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۶ وفا ۱۳۲۷ ہش | ۲۷ شعبان ۱۳۶۷ ھ | ۶ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۱

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی لندن سے روانگی

لنڈن ۵ جولائی ۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد فضل لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب لنڈن سے روانہ ہو چکے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ منگل کے روز دو بجے رات کراچی پہنچ جائیں گے ۔

لاہور ۵ جولائی ۔ مشرقی پنجاب اور ریاستوں سے جو جبراً اغوا شدہ مسلمان عورتیں برآمد کر کے لاہور لائی گئی ہیں ۔ ان میں سے نو ہزار عورتیں ورثاء کے حوالے کی جا چکی ہیں ۔ لاہور کے دار الخواتین میں اس وقت صرف چالیس ایسی عورتیں ہیں جو ایک ماہ سے زائد عرصہ سے یہاں مقیم ہیں ۔ لیکن ابھی

کشمیر کمیشن کے ممبر جنیوا سے کراچی روانہ ہو گئے

فلسطین میں مستقل صلح کیلئے کاؤنٹ برناڈوٹ کی سکیم

عرب اور یہودی ریاست میں وفاق کی تجویز

روڈوز ۵ جولائی ۔ کاؤنٹ برناڈوٹ نے عربوں اور یہودیوں میں مستقل صلح کرانے کے لئے فلسطین میں عرب اور یہودی ریاستوں میں وفاق کی تجویز پیش کی ہے تجویز کے مطابق شرق اردن جنوبی فلسطین اور بیت المقدس کو عرب ریاست میں شامل کیا گیا ہے لیکن بیت المقدس کا اندرونی انتظام یہودیوں کو سونپا گیا ہے

مزید سرخ پوش لیڈروں کی گرفتاری

پشاور ۵ جولائی ۔ حکومت سرحد نے باغیانہ سرگرمیوں کے الزام میں چند اور سرخپوش لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے ۔ گرفتار شدگان میں خان عبدالغفار اور ڈاکٹر خانصاحب کے صاحبزادے بھی شامل ہیں

بدھ کو کمیشن کراچی پہنچ جائیگا

جنیوا ۵ جولائی ۔ کشمیر کمیشن کے ممبر آج جنیوا سے کراچی روانہ ہو گئے ! اُمید ہے کہ کمیشن بدھ کو کراچی پہنچ جائے گا ۔ جہاں وہ حکومت پاکستان کا مہمان ہو گا ۔ اس ہفتے کے آخر تک کمیشن دہلی پہنچ جائے گا ۔

معلوم ہوا ہے کہ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے جو مسلمانان کشمیر کا معاملہ کمیشن کے سامنے پیش کرے گی ۔

رمضان المبارک میں کھانڈ کا زائد راشن ملیگا

حکومت مغربی پنجاب کا اعلان

لاہور ۵ جولائی ۔ حکومت مغربی پنجاب نے ماہ رمضان میں مسلمانوں کو کھانڈ کا زائد راشن دینا منظور کیا ہے ۔ مگر بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو زائد راشن نہیں مل سکے گا ۔ جن رقبوں میں چینی کے ساتھ اناج کا بھی راشن ہے ۔ وہاں فی کس ۱۲ چھٹانک چینی زائد دی جائے گی ۔ قصباتی رقبوں میں جہاں صرف چینی کا راشن ہے اور بنیادی راشن ۱۰ چھٹانک کا ہے ۔ زائد راشن ۸ چھٹانک ہو گا ۔ بنیادی راشن ۸ چھٹانک ہونے کی صورت میں زائد راشن ۴ چھٹانک ملیگا ۔ دیہاتی رقبوں میں چینی کا زائد راشن ۲ چھٹانک کا ہو گا ۔

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی مشترکہ کانفرنس

لاہور ۵ جولائی ۔ آج صبح ساڑھے نو بجے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی ایک مشترکہ کانفرنس ہوئی ۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ جبراً اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کرنے کے لئے کیا قدم اُٹھایا جائے ۔ صدارت کے فرائض مسٹر غضنفر علی خاں وزیر بحالیات نے سرانجام دئے ۔ کانفرنس میں مغربی پنجاب کی نمائندگی خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے کی ۔

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول میں داخلہ

لاہور ۵ جولائی ۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ کے لئے جو امیدوار امتحان مقابلہ کی تیاری کر رہے ہیں ۔ وہ اپنی درخواستیں مجوزہ فارم نہ ملنے کی صورت میں سادہ کاغذ پر بھی بھیج سکتے ہیں ۔ گورنمنٹ پریس میں کالج پراسپکٹس ختم ہو چکے ہیں ۔

ریاستوں میں ذمہ وار حکومتوں کے قیام کیلئے ۱۵ جولائی کو ڈائریکٹ ایکشن

پاکستان سٹیٹس مسلم لیگ کی مجلس عمل کا فیصلہ

کراچی ۔۔۔۔ اپنے نامہ نگار کے قلم سے ۔۔۔۔ ۵ جولائی

پاکستان اسٹیٹس مسلم لیگ کے چند کارکنوں نے خیرپور و لاس بیلہ اور قلات و دیگر ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں قائم کرنے کے سلسلے میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی ۔ چوہدری صاحب نے فرمایا ۔ یہ معاملہ گورنر جنرل پاکستان سے مشورے کا محتاج ہے ۔ لہذا میں اُن سے بغیر مشورہ کئے کوئی فیصلہ کن بات نہیں کہہ سکتا ۔

اس سے پہلے اگلے دن پاکستان اسٹیٹس مسلم لیگ ہائی کمانڈ کا ایک وفد نے گورنر جنرل پاکستان کے مشیر سیاسی مسٹر اے ۔ ایس ۔ بی شاہ سے ملاقات کی ۔ یہ ملاقات تین گھنٹے تک جاری رہی ۔ اور اس تین گھنٹے کی ملاقات میں خیرپور اور قلات وغیرہ ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں قائم کرنے کا معاملہ ہی زیر بحث رہا ۔ ان ریاستوں کے بعض نمائندے بھی اس ملاقات کے وقت موجود تھے ۔ اور انہوں نے پاکستان اسٹیٹس مسلم لیگ کی مجلس عمل کے ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق بھی گفتگو کی ۔ جو انہوں نے ۱۵ جولائی کو شروع کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے ۔ ملاقات کے بعد مشیر سیاسی صاحب زیارت قائد اعظم سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے ۔

اعلیٰ مسلم لیگی حلقے وثوق سے کہہ رہے ہیں کہ قائد اعظم کے پاس پہنچکر یہ گتھی سلجھ جائے گی ۔ اور کسی قسم کی شورش پیدا ہونے کی نوبت نہ آ سکے گی ۔ کیونکہ قائد اعظم نہ صرف گورنر جنرل ہیں بلکہ سارے اسلامیان پاکستان کے محبوب لیڈر بھی ہیں ۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ اگر جلد کوئی معقول فیصلہ اس عقدے کا پیش نہ ہو سکا تو پاکستان اسٹیٹس مسلم لیگ کی مجلس عمل کا ایک خفیہ اجلاس عنقریب خیرپور میں منعقد کیا جائے گا ۔

حیدرآباد کی کرنسی بالکل محفوظ ہے !

حکومت نظام کا اعلان

حیدرآباد ۵ جولائی ۔ حکومت نظام نے ایک پریس نوٹ میں اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ حیدرآباد کی ناکہ بندی کے سلسلے میں انڈین یونین کی طرف سے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ۔ ان کی وجہ سے حکومت نظام کی کرنسی کے پھیلاؤ کا اور بجٹ میں دس کروڑ روپے کے خسارہ کا امکان ہے ۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نظام کی کرنسی آج بھی اتنی ہی محفوظ ہے جتنی کہ موجودہ ہنگامی حالت پیدا ہونے سے قبل تھی حکومت کے پاس کافی محفوظ سرمایہ موجود ہے ۔

سرکاری دفاتر کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۵ جولائی ۔ کل (۶ جولائی ۱۹۴۸ء) سے مغربی پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر ۱۰ بجے سے ۵ بجے کی بجائے ۷ بجے صبح سے ۱ بجے بعد دوپہر تک کھلے رہا کریں گے ۔ یہ تبدیلی ماہ صیام کی وجہ سے عمل میں آئی ہے ۔ یہ نئے اوقات کار ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء تک رہیں گے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

(پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا گیا)

"ہم بھی اب قادیان جا رہے ہیں"

از جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

۱۔ عنوان کی زینت وہ آخری کلمہ ہے جو عبدالمالک میرے بہادر اور جری پوتے کی زبان پر بحالت نزع جاری ہوا۔ جس کے بعد اس دنیا میں اُسکی طرف کوئی کلام منسوب ہوگا نہ بیان۔ گویا ان الفاظ میں وہ عزیز اپنی روح کی خواہش کا نچوڑ۔ اپنی قلبی کیفیت اور دلی آرزو کا نقش پیچھے چھوڑ گیا جو نہ صرف اس کے ہمعصر نوجوانوں بلکہ بزرگوں کیلئے بھی بلحاظ ضرورت زمانہ کامیابی کا گُر اور حصول مقصد کی یقینی راہ ہے۔

۲۔ عزیز مرحوم بائیس سال اور پچاس دن کی عمر میں داعی اجل ہوا۔ نیک تھا اور بڑا خدمتگذار۔ غیرتمند تھا اور بڑا وفادار۔ سلسلہ کے لئے اسمیں غیرت بھری تھی کوٹ کوٹ کر۔ اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق ہر خدمت کو خوشی و انشراح صدر سے کیا کرتا اور اخلاص سے اپنی خدمات پیش کیا کرتا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تو اسکو گویا ایک عشق تھا اور خاندان نبوت کے لئے ہر وقت پروانہ وار نثار ہونے کو تیار رہتا معلوم دیا کرتا۔

۳۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین کبھی سفر پر جاتے یا واپس تشریف لاتے تو اطلاع پاکر اپنی سائیکل کی دیکھ بھال اور جانچ پڑتال میں گھنٹوں خرچ کر دیا کرتا تاکہ وہ حضور کی کار کے آگے آگے دوڑ سکے۔ عزیز اپنے جسم اور طاقت سے کہیں بڑھ کر کام کیا کرتا چنانچہ اس سلسلہ میں حضور پُرنور کی ذرہ نوازی اور شفقت و محبت سے بھرپور یہ قول کہ

"یہ بڈا ایسا ہی چاہتا ہے کہ موٹر کے آگے اس کے سوا دوسرا کوئی رہ ہی نہ سکے"

مجھے کبھی نہ بھولے گا۔ ہمارا یہ عزیز جسمانی لحاظ اور قد و قامت میں نسبتاً مختصر تھا مگر ہڈی مضبوط اور دل خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے بہت مضبوط ملا تھا۔

۴۔ فروری ۱۹۴۷ء کے فسادات پنجاب کی خبروں اور قادیان پر حملوں کی افواہوں سے متاثر ہو کر عزیز نے کلکتہ کے ہزاروں روپیہ کے کاروبار کو خیرباد کہی اور قادیان پہنچکر پورے چھ ماہ مسلسل خدمت ملت کی سعادت پائی۔ عزیز کے ساتھ کام کرنے والوں اور اُن سے کام لینے والوں کے کئی تعزیتی خطوط میں عزیز کی دلیری جرأت اور بے لوث مخلصانہ خدمات کا ذکر آیا۔ جو میں نے عزیز کے والدین کی تسلی کی نیت سے کوئٹہ بھجوائے ہیں اس وقت ایک خط عزیز مکرم سید عبدالباسط صاحب مرکزی دفتر خدام الاحمدیہ کا میرے ہاتھ میں ہے جس کے چند فقرات یہ ہیں:۔

"عزیز عبدالمالک مرحوم بہت زیادہ خوبیوں کے مالک تھے۔ مجھے بھی چند مواقع پر ہنگامی کاموں کے دنوں میں اُن سے کام لینے کا موقعہ ملا ہے جس مستعدی اور خوشی سے وہ کام پر جاتے تھے۔ اور خطرناک کاموں تک میں دلیری سے ہاتھ ڈالدیتے تھے وہ انہی کا حصہ ہے اکالی کانفرنس کے دنوں میں۔ الیکشن کے دنوں میں۔ باونڈری کمیشن کے فیصلہ کے دنوں میں۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے مواقعہ پر ہر جگہ خبر رسانی قسم کے کام اُن کے سپرد ہوتے تھے اور وہ بڑی ذمہداری سے انہیں ادا کرتے تھے۔ اس چھوٹی سی عمر میں اس قسم کا اخلاص اور جوش بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اسکے درجات بلند کرے......"

الغرض یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے عزیز مرحوم کے اخلاص و خدمات کا +

۵ حادثہ عزیز کے چھوٹے چچا نے ۱۹ مئی بدھ کی شام کو ایک کام کرنے کو بتایا۔ مگر چونکہ عزیز کا موٹر سائیکل قابل مرمت تھا عزیز نے عذر کیا مگر جب چچا نے ضرورت کے مدنظر مصر تاکید کی تو تیار ہو گیا۔ چنانچہ ۲۰ مئی بروز جمعرات صبح کو گھر سے نکلا۔ موٹر سائیکل کو درست کرایا۔ اور احتیاطاً مستری کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ تاکہ اگر سفر میں کوئی ضرورت ہو تو پوری ہو سکے۔ ان دونو کے علاوہ ایک نوعمر بچہ منور احمد نام بھی شوق سیر میں اُن کا رفیق سفر بن گیا۔ جو عزیز دمکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری حال لاہور کا ۱۱ سالہ بیٹا ہے یہ تینوں موٹر سائیکل پر سوار ہو کر دس بجے کے بعد کوئٹہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر سپیزنڈ نام ایک جنکشن سٹیشن کو روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچکر کام کیا۔ اور گیارہ بجے کے بعد فارغ ہو کر کوئٹہ کو لوٹے۔

۶۔ ابھی تین چار میل ہی طے کئے تھے کہ دور سے سڑک پر اونٹوں کی قطار نظر آئی۔ رفتار دھیمی کی مگر آواز اس کی بند ہونے والی نہ تھی۔ اونٹ بدکے اور منتشر ہو کر سڑک میں پھیل گئے۔ دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ عین اُسی موقعہ پر سڑک میں گولائی اور موڑ تھا . . . . نہ صرف یہی بلکہ ایک برساتی نالہ بھی وہیں سے سڑک کو عبور کرتا تھا۔ اونٹوں کی کود پھاند سے بچنے کی کوشش میں موٹر سائیکل سڑک سے اُتر گئی۔ نالے کو پھاندا۔ اس کے کنارے پر پتھروں کی مینڈ کو پھلانگا۔ اور اس طرح اُچھلتے کودتے اور بڑے بڑے پتھروں پر سے پھاندتے ہوئے پچاس ساٹھ گز تک چلے گئے۔ کوئی جگہ نہ پائی جہاں موٹر روک کر اُتر سکتے آخر ایک پتھر موٹر سائیکل کے مڈگارڈ میں اُلجھا اور ساتھ ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔ یہاں تک تو مشکلات کے بھنور میں مبتلا اور موت حیات کی کشمکش میں گھرا ہوا یہ قافلہ اپنی اپنی جگہ پر قائم رہا اور عزیز نے موٹر پر کمال ہوشیاری سے کنٹرول رکھا مگر شامت اعمال کہ آخر ایک پتھر سے ٹکرا کر موٹر سائیکل کا اگلا ٹائر ٹیوب پھٹ گئے اور اس طرح ۳۰-۴۰ میل کی رفتار سے چلتا ہوا سائیکل یکدم گر گیا جس سے پچھلے دونوں سوار پیچھے کو اور عزیز عبدالمالک سامنے کو منہ اور ہاتھوں کے بل گر گیا جس سے جہاں چہرہ پیشانی پر کئی گہرے زخم آئے ہاتھوں کے بل سنبھلنے کی کوشش میں ایک کلائی کی ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ٹل گئی۔ اور دوسری کلائی میں سخت چوٹ آئی اور بعد میں معلوم ہوا کہ پیٹ پر ایسی سخت چوٹ آئی جس سے تلی پھٹ گئی اور انتڑیوں وگردوں کو سخت زخم آئے اور ان صدمات سے تینوں ہی بے ہوش ہو گئے۔

۷۔ عزیز منور احمد یعنی چھوٹے بچے کو سب سے پہلے ہوش آیا۔ اس نے پانی کی تلاش کی مگر بے سود۔ آخر وہ عبدالمالک کے سرہانے حیران کھڑا تھا کہ عزیز نے آنکھ کھولی اور عزیز منور احمد کو موٹر بند کرنے کو کہا جو ابھی تک چل رہی تھی۔ مگر جب عزیز اس کو بند نہ کر سکا۔ تو عبدالمالک نے نہ صرف خود اس کو بند کیا بلکہ گرے ہوئے موٹر سائیکل کو اٹھا کر کھڑا بھی کر دیا اور ساتھ ہی بے ہوش ہو کر پھر گر گیا۔ منور احمد کو اللہ تعالیٰ نے ہمت اور سمجھ دی وہ سڑک پر کھڑا ہو گیا اور گذرنے والی ایک لاری کو اشارہ سے روکا جہاں عموماً لاری والے رکا نہیں کرتے کیونکہ وہ ایک ویران دشت ہے جس کے اردگرد پہاڑی سلسلہ ہے اور کہیں کہیں جنگلی لوگ رہتے ہیں ایک سفید پوش شہری بچے کو دیکھ کر ڈرائیور نے لاری اس خیال سے روکی۔ کہ شاید اس بچے کو بردہ فروش لوگ شہر سے اٹھا لائے ہوں گے اور یہ کسی طرح اُن کے پنجہ سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور مدد کا محتاج ہے۔ بچے سے دریافت کیا تو اُس نے موٹر سائیکل اور دونوں بیہوش پڑے نوجوانوں کی طرف اشارہ کیا ڈرائیور نے اُتر کر دیکھا اور عزیز عبدالمالک کو شناخت کر لیا اور پانی پلایا اور اٹھوا کر سب کو موٹر سائیکل سمیت لاری میں ڈال کر کوئٹہ عزیزوں کے دفتر کے نیچے پہنچایا۔ جہاں عزیز مرحوم کے اباجان اور دونوں چچا بڑی بے صبری سے عزیز کی راہ تک رہے تھے۔

۸۔ بالفاظ دیگر گویا سب نیچے پہنچے عزیز کو آواز دی عزیز نے آنکھ کھول کر دیکھا اور پریشان پاکر اُن کو تسلی دی کہ انشاء اللہ میں جلد اچھا ہو جاؤں گا۔ اور پیٹ کے درد کی تکلیف کا اظہار کیا۔ لاری ہسپتال پہنچائی گئی۔ عزیز عبدالخالق صاحب کو اطلاع بھیجی گئی۔ وہ چیف منسٹر آف بلوچستان کے بنگلہ پر پہنچے۔ جہاں سے ... کو لیا۔ ادھر ہمارے اپنے احمدی ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر غضنفر الحق صاحب میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب

(باقی پر صفحہ ۷)

روزنامہ الفضل
۶ جولائی ۱۹۴۸ء

افغانستان

افغانستان کے سرکاری اخبار "اصلاح" کی اطلاع سے جو غلط فہمی پاکستان میں پیدا ہوگئی تھی۔ اس کی کسی قدر اصلاح اعلیحضرت شاہ افغانستان کے کونسل سردار صلاح الدین سلجوقی کے الفاظ سے ہوگئی ہے۔ سردار مذکور نے اپنے بیان میں شاہ ولی خان کے بیان کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ افغانستان نے اپنے اسلامی ہمسایہ ملک پاکستان کی ایک انچ حاصل کرنے کا بھی کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ اس کا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ سرحد پر آباد پٹھانوں کو ایک الگ نام کے ساتھ خود اختیاری کا حق دے دیا جائے۔

ہم دل سے چاہتے ہیں کہ افغانستان اور پاکستان چونکہ اسلامی ہمسایہ ملک ہیں۔ انکے تعلقات نہ صرف دوستانہ بلکہ برادرانہ ہونے چاہئیں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں اسی طرح شریک رہنا چاہیئے۔ جس طرح ایک خاندان کے دو ارکان ہوتے ہیں۔ اس وقت تمام اسلامی دنیا پر ایک مشترکہ مصیبت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ مغرب کی بڑی بڑی اقوام کا جارحانہ اقدام دنیائے اسلام کو پامال کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں سب اسلامی ممالک کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کندھے سے کندھا جوڑ کر اور دیوار مرصوص بنکر اس بڑھتے ہوئے خطرہ کا مقابلہ کریں۔ اس لئے ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ کہ ان اسلامی ممالک کو اپنے چھوٹے چھوٹے جھگڑے نہایت خوش اسلوبی سے طے کر لینے چاہئیں تا کہ کسی بڑی سے بڑی طاقت کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ افسوس ہے کہ ابھی ہمارا یہ احساس اتنا قوی نہیں ہوا۔ کہ ریشہ دوانیاں کرنے والوں کی دال نہ گل سکے۔ چنانچہ ایران اور افغانستان کا دریا کے متعلق جو جھگڑا ہے۔ اسکو طے کرنے کے لئے امریکن کی ثالثی کو اپنی ٹانگ اڑانی پڑی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اسی قسم کے چھوٹے چھوٹے جھگڑے دوسری اقوام کو اسلامی ممالک میں اپنے قدم جمانے کا موقعہ دیتے ہیں۔ اگر کسی طرح ایران اور افغانستان یہ جھگڑا صلح و صفائی اور عدل کے ساتھ گھر ہی میں فیصلہ کر لیتے۔ تو کسی بیرونی طاقت کو بیچ میں ٹانگ اڑانے کا موقعہ نہ ملتا۔

مغرب نے جو نسل و وطن کا شر انگیز نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان اقوام بھی اس کا بُری طرح شکار ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اسلام کے اصول کو کھلم کھلا ٹھکراتی ہوئی اس سے بھولتی جا رہی ہیں۔ اسلام نے قوم کے جدا جدا ناموں کو محض امتیاز کے لئے اجازت دی ہے۔ اور بس۔ اسلام کی نظر میں سید۔ مغل۔ پٹھان۔ پنجابی۔ سندھی وغیرہ فی ذاتہ کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ اس طرح دنیا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہی جاہلی عرب کے قبیلوں کی سی رقابت اور باہمی آویزشوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔ اور انسان محض لڑنے والے اور ہم گتھم گتھا ہونے والے حیوان بن کر رہ جاتے ہیں۔

ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ پاکستان ان اقوام کے ساتھ زیادہ توجہ سے پیش آئے جو قبائلی کہلاتی ہیں۔ اور افغانستان کی سرحد پر بود و باش رکھتی ہیں۔ کیونکہ انگریزی عہد میں ان کے ساتھ بڑی بے انصافیاں ہوئی ہیں۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بالکل توجہ نہیں دی گئی۔ بلکہ ان کو پست حالت میں رکھنے کی عمداً کوشش کی جاتی رہی ہے۔ پاکستان نے ان کے ساتھ اب تک جو سلوک کیا ہے۔ وہ بڑا نیک ہے۔ وہاں سے فوجی دباؤ ہٹا کر پاکستان نے ان اقوام کو انسانوں کی دنیا میں مساویانہ طور پر سانس لینے کا موقعہ دیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی پاکستان اپنی پالیسی کو اس حد تک جاری رکھے گا۔ کہ یہ اقوام واقعی پاکستان کا بہترین اور کارآمد جزو بن جائینگی۔

افغانستان کو اگر ان اقوام کی بہبودی سے دلچسپی ہے۔ تو یہ کوئی اچنبھا کی بات نہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ سردار صلاح الدین سلجوقی کے بیان سے بھی وہی پٹھانستان کی بو آتی ہے۔ پاکستان کے نزدیک پنجابی بنگالی سندھی اور پٹھان یکساں ہیں۔ اور ہونے چاہئیں۔ افغانستان کی طرف سے اس قسم کا مطالبہ کہ ان کو ایک علحدہ صوبہ بنا کر خود اختیاری دے دی جائے۔ کس طرح جائز نہیں ہے۔ پاکستان کی پالیسی تو یہ ہے کہ موجودہ صوبائیت کی لعنت کو بھی ختم کر دیا جائے۔ مگر افغانستان کا مطالبہ تو اس لعنت کے مزید دروازے کھولنا چاہتا ہے

ہمیں افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ اس لحاظ سے سردار صلاح الدین سلجوقی کے بیان سے ہماری تشویش کم نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک طرح سے زیادہ مستحکم ہوگئی ہے۔ اب اس وقت تک جب تک اعلیحضرت شاہ افغانستان اس علاقہ سے کلی بے تعلقی کا اعلان نہ کریں۔ اور پاکستان کے کسی علاقہ سے ہمدردانہ رعایات کا مطالبہ اس انداز سے نہ کریں جس سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں امتیاز پیدا ہوتا ہو۔ اس وقت تک اس طرف سے بالکل بے فکر ہو کر نہیں بیٹھا جا سکتا۔ اور تفریق و تشتت کی تلوار اسی طرح سر پر لٹکتی رہتی ہے۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس کے نزدیک ایک پٹھان بھی ایسا ہی مسلمان ہے جیسا کہ ایک پنجابی اور پاکستان کا ویسا ہی شہری ہے۔ جیسا کہ ایک بنگالی۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ افغانستان کو بدظنی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر پاکستان کی حکومت ایسے ہاتھوں میں ہوتی۔ جن کو افغانوں سے کوئی بیر رکھنے کی وجہ ہوتی۔ تو افغانستان حق بجانب تھا۔ کہ اپنے قریب ترین ہمسایوں کی خبر گیری کرتا۔ لیکن جب ایک سرحد کا رہنے والا افغان بھی پاکستان کا وزیر اعظم اور گورنر جنرل اسی طرح بن سکتا ہے۔ جس طرح کوئی دوسرا شہری تو پھر ایسے سوالات اٹھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جن سے خواہ مخواہ باہم رنجش پیدا ہونے کا امکان ہو۔ خواہ وہ امکان کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔

ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ افغانستان کا یہ مطالبہ مطالبہ نہیں ہے صرف ہمدردانہ اور برادرانہ مشورہ ہے۔ اور پاکستان کو اسے اچھی سپرٹ میں لینا چاہیئے۔ لیکن ہم افغانستان سے یہ عرض بھی ساتھ ہی کرتے ہیں۔ کہ اس وقت پاکستان کی حالت اس نرم و نازک کونپل کی طرح ہے۔ جو ابھی ابھی پھوٹی ہو۔ اور جس کو ہوا کا ذرا سا جھونکا بھی ناموافق ہوتا ہے۔ اس لئے کسی دوست اور ہمدرد ملک کو زیبا نہیں۔ کہ ایسی بات کو تھوڑی سی بھی ہوا دے جس سے دشمن کی رتی بھر بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہو۔ پٹھانستان کا لفظ یا اس کا مفہوم تصور بھی اپنے پیچھے ایک ایسی تلخ اور ناخوشگوار تاریخ رکھتا ہے۔ کہ اسے ناخوشگوار بنانے کے لئے دوستانہ مشورہ بھی خواہ کتنے ہمدردانہ رنگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہوا زمانہ کی جب بھی کبھی بگڑتی ہے
مری نگاہ تو بس جا کے تجھ پہ پڑتی ہے

بدل کے بھیس معالج کا خود وہ آتے ہیں
زمانہ کی جو طبیعت کبھی بگڑتی ہے

زبان میری تو رہتی ہے انکے آگے گنگ
نگاہ میری نگاہوں سے ان کی لڑتی ہے

الجھ الجھ کے میں گرتا ہوں دامنِ تر سے
مری امیدوں کی بستی یونہی اجڑتی ہے

کبھی جو ناخنِ تدبیر میں ہلاتا ہوں
مجھے شکنجہ میں قسمت مری جکڑتی ہے

منٹ منٹ پہ مرا امتحان لیتے ہیں
قدم قدم پہ مصیبت یہ آن پڑتی ہے۔

یہ ہی کیوں رہو کافی ہے۔

یہ لوگ

"ہر ملک و قوم میں غدار پائے جاتے ہیں۔ اور ان کو شناخت کرنے کی کچھ علامات بھی ہوتی ہیں۔ پاکستان میں بھی کچھ نہ کچھ غداروں کا وجود ضرور ہونا چاہیے۔ اور ان کی کوئی پہچان بھی ہونی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے اکابر پاکستان نے اپنے ملک کے غداروں کی پہچان کی یہ تجویز کی ہے۔ جو کوئی اسلامی نظام اور شرعی حکومت کا نام لے وہ پاکستان کا غدار ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس ایک لاہور کے اخبار سے لیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ غلط ہے۔ کہ جو کہ اسلامی نظام اور شرعی حکومت کا نام لے وہ پاکستان کا غدار ہے۔ جو کوئی بھی پاکستان کے غداروں کو اس اصول سے ناپنا چاہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا کوئی ایسا انسان پاکستان میں موجود ہے جو محض اس لئے کہ فلاں شخص حکومت سے شرعی حکومت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کو پاکستان کا غدار سمجھتا ہو۔ درحقیقت جتنے لوگوں نے اسپر کچھ کہا ہے۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے اس قسم کی غلط بات کہی ہو۔ یہ بات اس اخبار کی اپنی کمن گھڑت ہے۔ اور یہ طریق دھوکہ دینے کے لئے اختیار کیا گیا ہے تاکہ سادہ دل مسلمانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔

یہ درست ہے کہ کوئی شخص جو حکومت سے شرعی حکومت کے نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے۔ محض اس وجہ سے کہ اس نے ایسا مطالبہ کیا۔ غدار پاکستان نہیں بن جاتا۔ بلکہ ہمارا خیال ہے کہ وہ شخص جس کی اصل غرض تو موجودہ وزارت کی مخالفت کرنا ہے۔ اور اس کی جگہ اپنی وزارت قائم کرنا ہے۔ اگر وہ بھی شرعی حکومت کا مطالبہ کرنے والوں سے ملکر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے۔ تو وہ بھی اس وجہ سے پاکستان کا غدار نہیں بن جاتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو حکومت سے شرعی حکومت کا مطالبہ کرتا ہے۔ یقینی طور پر پاکستان کا غدار نہیں ہے۔

پاکستان میں یقیناً ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو نہ تو غدار ہیں۔ اور نہ وزارت ہی کے مخالف ہیں۔ اور پھر بھی وہ شرعی حکومت چاہتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ایسے لوگ موجود ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ ان میں سے بہت سے لوگ خود اسلام کے احکام پر عمل نہ کرتے ہوں۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں۔ جن کی اصل غرض تو پاکستان میں شرعی قانون کا نفاذ ہو۔ لیکن جو اس مطالبہ کو اس لئے بطور سٹنٹ استعمال کرتے ہوں۔ کہ اس طرح وہ اپنی اغراض میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کیا ایسے لوگ نہیں ہو سکتے۔ جو صرف موجودہ وزارت کو گرانے کے لئے عوام کو اس طرح بھڑکا کر وزارت کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہوں۔

پھر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں۔ جن کی نیت یہ ہو۔ کہ سرے سے پاکستان کو ہی تباہ کر دیا جائے۔ اور جو اس غرض کے مدنظر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ محض اس لئے کہ یہ مطالبہ فی ذاتہ نہایت مقدس ہے۔ یہ کس طرح ضروری ہے کہ ہر اس شخص کو جو شرعی حکومت کا مطالبہ کرتا ہے نیک نیت ہی سمجھا جائے۔ خاصکر جبکہ ایسے لوگ واقعی پہچانے جا سکتے ہوں۔ اور الگ کئے جا سکتے ہوں۔

ایک سیدھی سی پہچان جو ہر ایک کو آسانی سے نظر آ سکتی ہے۔ وہ ہے جسکو عام طور پر چور کی داڑھی میں تنکا کہا جا سکتا ہے۔ ایک شخص جس کے دل میں چور نہیں ہے۔ اس کو تلملانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ایک نہایت موٹی نفسیاتی ترکیب ہے۔ جس سے دلوں کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دوسری موٹی پہچان وہ ہے جسکو عام طور پر "تھوتھا چنا باجے گنا" کہا جاتا ہے۔ نیک نیت لوگوں کے ساتھ جب بدنیت لوگ مل جاتے ہیں تو عموماً آخرالذکر زیادہ پُرشور ہوتے ہیں بلکہ اکثر لیڈری کی خدمات وہی سرانجام دیتے ہیں۔ چمکیلے رنگ عموماً انہی پھولوں کے ہوتے ہیں جن میں خوشبو نہیں ہوتی۔

یہ تو خیر پہچان کے نفسیاتی طریق ہیں لیکن جب ہمارے سامنے پہچان کے ان طریقوں کے علاوہ کسی شخص کے متعلق ایسے حقائق بھی موجود ہوں جن سے ان کی نیت کا پتہ چلتا ہو۔ تو پھر ایسے شخص کی نیت کے متعلق شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہنی چاہیے۔ مثلاً جب ہم کو معلوم ہو۔ کہ پاکستان کے معرض وجود میں لانے اور سات کروڑ کے لگ بھگ مسلمانوں کو بت پرستوں کی دائمی غلامی سے بچانے کے لئے مسلم لیگ کی مہم انتخابات میں کامیابی اشد ضروری ہے۔ اور فلاں شخص نے یا فلاں گروہ نے محض من گھڑت دینی نازک خیالی کی آڑ لے کر دیدہ دانستہ مسلم لیگ کو ووٹ نہیں دیا۔ تو کیا یہ نتیجہ نکالنا غلط ہوگا کہ اب بھی وہ شخص یا گروہ پاکستان کو اسی قسم کی مقدس آڑ لے کر دیدہ دانستہ تباہ کرنا چاہتا ہے۔

بے شک کوئی شخص محض اس وجہ سے غدار پاکستان نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ اس نے شرعی حکومت کا مطالبہ کیا ہے۔ اور کوئی بے وقوف سے بے وقوف انسان بھی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ کہ چونکہ مطالبہ شرعی حکومت کا ہے۔ اس لئے ہمیں غداروں کی پہچان ہی نہیں کرنی چاہیئے۔

باقی رہی "شرعی حکومت" تو دنیا میں ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہے۔ جو یہ کہے کہ پاکستان کیا کسی ملک کا دستور حکومت شرعی نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے ان لوگوں پر اعتراض اس وجہ سے نہیں ہے۔ کہ یہ لوگ شرعی حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جو لوگ اس وقت پاکستان میں برسراقتدار ہیں۔ وہ اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ اور پاکستان میں کوئی ایسی مضبوط پارٹی بھی موجود نہیں۔ جو شرعی حکومت چلا سکے اور نہ پاکستان کے مسلمانوں میں ایسا انقلاب تکمیل پا چکا ہے۔ کہ شرعی حکومت ان پر قائم کی جا سکے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملک میں ابتری اور فساد پیدا ہوگا۔ اور یاروں کی نیت پوری ہو جائے گی۔ اگر یہ لوگ بے وقوف اور سادہ لوح نہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ نہیں تو پھر یہ لوگ وہی چاہتے ہیں۔ جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اگر ان لوگوں کی نیت صحیح ہوتی۔ تو یقیناً وہ دوسرا لائحہ عمل اختیار کرتے۔ جو انبیاء علیہم السلام کا لائحہ عمل ہے پھر ان لوگوں کی نیت اگر صحیح ہے۔ تو یہ پاکستان حکومت سے ہی کیوں ایسا مطالبہ کرتے ہیں۔ افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ مصر۔ ترکی میں کیوں نہیں جاتے۔ پاکستان تو ابھی کل معرض وجود میں آیا ہے۔ افغانستان وغیرہ بیسیوں ملک تھے۔ جہاں تمام کی تمام آبادی مسلمانوں کی ہے۔ ارباب حکومت بھی مسلمان ہیں۔ وہاں انہوں نے جا کر کیوں نہ مطالبہ کیا۔ اسلام میں تو قومی یا ملکی تقسیم کوئی شے نہیں۔ اگر اسلام حکومتوں سے ہی مطالبہ کرنے سے قائم ہو سکتا ہے۔ تو یہ لوگ کیوں نہ ان حکومتوں سے مطالبہ کرنے کے لئے ہندوستان سے نکلے۔ جبکہ ہندوستان میں انگریز حکومت تھی۔ اور انگریزی حکومت سے شرعی حکومت کا مطالبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر ان لوگوں کے خیال میں حکومتوں سے مطالبہ کرنا ضروری تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان ملکوں میں جاتے۔ اور شرعی حکومت کا مطالبہ کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اس لئے کہ ان کی راہ میں دقتیں تھیں۔ تو گویا یہ صرف تر نوالہ چاہتے ہیں۔ یہ تو بس چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ پاکستان حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرے گی۔ تو ہم اسکو ووٹ نہیں دیں گے۔ لیکن جب پاکستان بن گیا ہے۔ تو اب ہم شرعی حکومت ہی لیں گے۔ اگر ہم شرعی حکومت کے اتنے ہی دلدادہ ہوتے تو دقتوں کی پرواہ نہ کرتے۔ دور نہیں افغانستان ہی چلے جاتے۔ اور وہاں جا کر شرعی حکومت کا مطالبہ کرتے۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا۔ کہ ایک آدھ آدمی انکا مارا جاتا۔ شہید ہو جاتا۔ مگر تو بہ

یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

جن لوگوں کو اپنے اسلامی اخلاق کے اظہار کے لئے یہ لوگ "قادیانی" کہتے ہیں۔ اور ان کا صحیح نام "احمدی" لینا اسلامی بداخلاقی سمجھتے ہیں وہی قادیانی ایک متنبی (نعوذ باللہ) کی خاطر اسی افغانستان میں سنگسار کئے گئے۔ شہید ہوئے۔ مگر یہ لوگ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے واحد اجارہ دار ہوتے ہوئے بھی اتنا نہ کر سکے۔ کہ افغانستان میں ہی جا کر حکومت الٰہیہ کا مطالبہ کرتے۔ ان لوگوں کو تو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ لیکن یہ تو تب کرتے۔ جب ان کا جذبہ صحیح ہوتا۔ ان کا کام تو دوسروں پر طنز کرنا پھبتیاں اڑانا طعن و تشنیع کرنا ہے۔ تیر و نشتر سے دوسروں کا دل چھیدنا ہے۔ اور پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکانا۔ اور اس میں ناکام ہوں تو پاکستان بن جانے پر حکومت سے حکومت الٰہیہ کا مطالبہ کرنا۔ اور شریعت کے نام پر شور مچانا اس شریعت کے نام پر جو نہ قرآن میں ہے۔ اور نہ سنت رسول اللہ میں جو انکی من گھڑت ہے۔ جو قرآن کریم کی عبارت سے ٹکڑے علیحدہ کر کے اس طرح بنائی گئی ہے۔ جس طرح کسی ظریف نے لا تقربوا الصلوٰۃ کے ٹکڑے سے ثابت کرنا چاہا تھا۔ کہ قرآن کریم میں ہے نماز کے پاس نہ جاؤ۔

کیا ان لوگوں نے جہاد فی سبیل اللہ کا من گھڑت نظریہ کہ حکومت اسلامی کے قائم ہوتے ہی اس کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ تلوار لے کر کافرانہ حکومتوں پر پل پڑے۔ قرآن کریم کے ٹکڑوں کو ان کے ماحول سے جدا کر کے اسی طرح ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیا یہ لوگ ایسی غلط شریعت کے نفاذ کا مطالبہ حکومت سے کرتے ہیں؟

بے شک جماعت احمدیہ کی نقل میں یہ لوگ جماعت بندی کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن نقل را عقل باید۔ اور پھر اللہ تعالے کی بنائی ہوئی جماعت کی نقل کے معنے ہی کیا؟

ہاں ایک جتھہ بندی کر لیں تو شاید کر لیں جس کا کام صرف حکومتوں سے شرعی حکومت کے نفاذ کا مطالبہ کرنا ہے۔ جو فعل یقیناً انبیاء علیہم السلام کی سنت کے خلاف ہے جس کے کرنے کے لئے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں کوئی اشارہ نہیں۔ اور خالص فسطائی یا اشتراکی طریق کار ہے۔ سراسر جاہلی جس کو اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس کی ماں جوع الارض اور باپ احساس کمتری ہے۔ اسلئے یاد رکھنا چاہئے کہ خواہ کام کتنا بھی مقدس ہو۔ تمام شر کا کائنات نیت ہونا ضروری نہیں۔ جس طرح ضروری نہیں کہ سب بد نیت

"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ"

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی !!

سیّد اور عبد کے اخلاق میں اگر توافق نہیں عبد اپنے آقا کے اخلاق سے اگر تخلّق نہیں کرتا اس کے اور اس کے سیّد کے اخلاق میں یگانگت کا رنگ نہیں ہے اعمال کی تکمیل کے لئے اگر عبد الگ رہتا اور اپنے سیّد کے منشاء کو نہیں سمجھتا ہے۔ یہ اپنے سید کے اوامر اور نواہی کو آنکھ کھول کر پورے شعور سے مدنظر نہیں رکھتا ہے تو یہ تعلق سید و عبد کا بالکل ناقص ہوگا اور آج اگر ہے تو کل تو ضروری اپنا وجود کھو بیٹھے گا۔ ایسا عبد اپنے سید سے انعام کا مستحق ٹھیرے تو کس طرح ٹھہرے گا۔ یہ تو دھتکار اور طرد کا مستحق ہے۔ جو بالآخر اسکے حصہ میں آئے گی اور سیّد کی ناراضگی جتنی بھی اس سیّد کی شان ہے۔ اس کے مطابق اس عبد کی حالت کو دگرگوں کر کے رکھ دے گی۔ عبد کا کام ہے کہ وہ اپنے آقا کے لیل و نہار پر آنکھ رکھے اس کے ساتھ تغیرات سماوی و ارضی میں دور دس نظر رکھے۔ اس کے تیور کو پہچانے اس کے غضب کے آثار پر قبل از وقت فراست صحیحہ سے گہری نظر رکھے اس کی فطرت کی افتاد اُس کی فطرت کی افتاد کے کے مطابق رہے۔ مستعدی اس کا شعار ہو اور غفلت اس سے کالے کوسوں دور ہو۔ عبودیت کا اس کو پورا شعور ہو اور خدمت کے لئے اس کی کمر کسی ہوئی اور اس کی آستینیں سدا چڑھی ہوئی ہوں۔ جب درحقیقت اس کا دل ہو کر سید کے مقابلے میں اپنی آن کو بھی دل کے کسی گوشے میں جگہ نہ دیتا ہو۔ حقیقی عبد ہو تصنع ہرگز ہرگز اس کا شیوہ نہ ہو۔

نہ جو ہم نماز میں اگر تعداد رکعات کو گنیں تو ۱۷ فرضوں کی رکعات۔ ۱۲ سنن مؤکدہ کی یہ بھی گو رکعات گیارہ ہیں کل ۴۰ ہو جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ ہم چالیس دفعہ دن رات میں گویا رب العالمین کے بھی عبد بنتے ہیں۔ الرحمٰن کے بھی عبد ہیں الرحیم بھی ہمارا سید ہے اور المالک تو ہر ذرہ کا مالک ہونے کے باعث حق عبودیت کے پورے استحقاق کا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے اب گویا اس کی تفصیل یوں ہوئی۔ وہ ہمارا سیّد رب العالمین ہے۔ پس ہمارے لئے بھی اس کی اس صفت میں رنگین ہونے کے لئے اُس کی مخلوق کی ربوبیت میں حتی الوسع دل کھول کر حصہ لینا لازمی ٹھہرا۔ ہر ۲۴ گھنٹوں میں ہر نماز سے پہلے ہماری عبودیت کی صداقت کے لئے ہم پر گویا یہ واجب ہوا کہ ہم اپنے سیّد کی مخلوق کی پرورش میں کچھ نہ کچھ حصہ لیں۔ کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریں۔ کسی بیکس کے انجان حال ہوں کسی سائل کے ہاتھ پر کچھ رکھیں یا کم از کم بشاش چہرے سے دعا کرتے ہوئے اپنی بے بسی کا اظہار ہی ترحمانہ طریق سے اس کے سامنے رکھ دیں۔ کسی کا بوجھ ہلکا کریں کسی بھائی کے رنج و غم میں حصہ لیں۔ ہاتھ بٹا کر کسی کے کام میں اس کی مدد کریں۔ کسی غریب کے پاس بیٹھ کر ہمدردی اور تسلی و تشفی سے ہی اس کے دل کو ڈھارس دیں۔ پرندوں کے لئے گرمی کے موسم میں پانی کا انتظام کر دیں۔ وقت پر کچھ ان کی بھوک کا ہی بندوبست کر دیں۔ اس کی ادنیٰ مخلوق کو ادنیٰ خیال کرتے ہوئے پاؤں تلے نہ رعندیں۔ لقمہ دو لقمے بے زبانوں کے لئے بھی رکھ لیں۔ چیونٹی کے بل پر آٹے کی چٹکی ہی ڈال دیں۔ الغرض اس رب العالمین کے سامنے ابھی جا کر ایاک نعبد کا بول بولنا ہے۔ کچھ تو صداقت اس ادّعا میں رکھ دیں۔ تا اس رب العالمین کے فرشتے ہماری اس آواز کو محفوظ کریں اور رب العالمین کے سامنے ہمارا یہ صدقت بھرا ہدیہ لے جا کر پیش تو کر سکیں اور وہ رب العالمین فرمائیں دیکھا میرے بندے کو۔ ہاں تو پھر آپ نے کہا ہے ہیں تو الرحمٰن کا بھی عبد ہوں۔ یعنی بلا معاوضہ چیز ہے میری عادت میں مخلوق پروری کا رنگ ہے ضروریات خلق کا علم رکھتا پھر ان کے ضروریات سے انکو بہرہ ور کر دینا۔ اور یہ صفت تو مجھ میں عجیب قسم کے رحم سے پنپا رنگ رہی ہے مقروض کا قرضہ میں ادا کر دیتا ہوں کسی قیدی کو آزاد کرانے سے بھی میں دریغ نہیں کرتا فلاں بیوہ کو اتنا ماہوار دیتا ہوں اور وہ جو غریب کنبہ دار ہے اور سوال اس کی عادت نہیں وہ بھی میری نظر سے اوجھل نہیں ہے۔ غرباء مانگیں نہ مانگیں میں تو خود ان کے تکفّل کی فکر میں رہتا ہوں جاڑوں میں کپڑے لحاف توشک دینا تو میرا سالانہ وظیفہ ہے۔ جس کی گردن میں میں نے رستہ ڈالا ہے۔ اس کے ساتھ خود اپنی سمجھ سے وقت پر خوردونوش کا دھیان کرتا ہوں۔ بلا شدید وجہ کے مارنا ہی نہیں۔ بلکہ گالی بھی نہیں دیتا۔ اس سے پیار کرتا ہوں۔ محبت کا ہاتھ اس کے سر پر رکھتا ہوں یہ اسوقت ہوگا کہ وہ مجھے بالکل ہی دودھ نہیں دیتا ہے۔ اس بوڑھے گھوڑے کے ساتھ بھی میرا ایسا ہی سلوک ہے۔ یہ کتا بھی ایسا ہی بوڑھا اور نڈھال وقت پر کھانا کھاتا اور پانی پیتا ہے۔ اور فلاں محلہ میں وہ کسمپرس بڈھا بھی میرے دستر خوان کا حصہ دار ہے۔ اس میں کیا شک ہے رحمان کے بندے ایسے ہی ہوتے ہیں جو کسی کو دکھ تو کیا دینا احسان ہی کرنا جانتے ہیں مگر آپ ایسے ہیں اور رحمٰن کے بندے ہیں تو آپ اب پھر راست باز ہیں۔ ورنہ یہ دوسرا جھوٹ ہے۔ الرحیم بھی میرا سیّد ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔ یہ بھی آپ کہہ رہے ہیں۔ الرحیم تو وہ ہستی ہے کہ رحم کرنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتی اس کے لیے جو کام کیا جائے۔ اس کا اجر تو وہ اتنا دیتا ہے کہ پھر وہ ختم ہونے میں نہیں آتا اور دائمی بھی ہوتا ہے۔ اور بار بار بھی ملتا رہتا ہے۔ گو اللہ تعالےٰ کی صفات کی نقل پوری طرح تو محال اور ناممکن ہے کیونکہ انسان اور اسکے سیّد میں بیّن فرق نظر آ رہا ہے۔ خالق و مخلوق کے درمیان مساوی نسبت کسی طرح بھی نہیں قائم کی جاسکتی تاہم اس صفت کا رنگ لینے کے لئے۔ محنت کرنے والے کو اجر ذرا زیادہ دینا یا پسینہ سوکھنے سے پہلے دینا۔ اسی طرح وہ رشتہ دار جنہوں نے اس کی پرورش کے لئے یا اس کی تربیت کے لئے بہت کچھ محنت اور خرچ کیا ہے یا اسی طرح خدمتگار دیرینہ یہ سب ایسے ہیں کہ ان کے حقوق انکو احسن رنگ میں دیدیئے جائیں غریب کبھی اپنی بدنی محنت سے یا دعا سے بہت کچھ معاوضہ دے سکتا ہے اتنی دعا کرے کہ اسکو یقین آجائے کہ میں حق ادا کر چکا ہوں ماں باپ ان میں سب سے زیادہ استحقاق رکھتے ہیں افسوس ان پر جو آفت بھی کرتے ہیں دیرینہ خدمتگار کو پنشن دینا یا بالمقطع معقول رقم دینا۔ یا ایسے ہی بے زبان جانوروں کے ساتھ جبکہ وہ کام سے رہ جائیں احسان کئے جانا یہ تمام صورتیں الرحیم کا عبد بننے والے کے لئے از بس ضروری اور واجب ہیں۔ جو ایسا نہیں کرتا ہر اور طوطا چشم ہے وہ الرحیم کا عبد کس منہ سے بنتا ہے۔ صریح جھوٹ ہے توبہ توبہ۔ پھر یہ المالک کا عبد بھی بن رہا ہے۔ لیکن بن تو اسطرح سکتا ہے کہ مالک حقیقی کی ملک میں یہ کسی طرح کا بھی فساد اور بگاڑ نہ کرے حدود معینہ۔ اوامر و نواہی اس مالک کے سب اس کی نظر میں رہیں۔ تقوی شعار اس کی زندگی ہو مخلوقات کے ساتھ معاملہ میں صاف ہو۔ کسی طرح کی ایذاء اس کی خلق کو اس کے ہاتھ سے نہ پہنچے جابرانہ رنگ میں حقوق خلق کو دبانا اسکا شیوہ نہ ہو۔ حتیٰ کہ پرندے بھی اور بہائم بھی اس کی زندگی کو غنیمت سمجھیں۔ محسن ہو جہاں بھی ہو۔ اور ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھے اور اچھے تدبر سے اس میں کام لے کہ میرا مالک جو ہر ذرہ کا مالک ہے اپنی ملک کے بارے میں مجھ سے کسی قسم پرستش تو نہ کریگا پھر تو یہ مالک کا صحیح معنوں میں عبد ہے ورنہ یہ چوتھا گناہ ہے جو یہ کر رہا ہے اور یہ ۴۰ دفعہ گناہ کا مرتکب ہے دن رات میں اعاذنا اللہ منہ۔ اب اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے۔ تو یہ کیسی نماز ہو گی۔ بس وہی صورتیں ہیں۔ یا اس کے لئے معراج یا پھر ویل۔ اور یہ دن اور یہ راتیں تو ہم پر ایسی ہیں کہ الاماں۔ لیل و نہار بدلے ہوئے ہیں شامت اعمال سر پر سوار ہے۔ سر رکھنے کو جگہ نہیں۔ ہر وقت خطرات کا سامنا ہے بے خانماں کبھی یہاں کبھی وہاں قلوب میں اضطراب ہے اور ایک جلن ہے اور ایک لگن ہے جو ہر وقت لگی ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں ہماری یہ دعا بھی اگر ضلال کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ تو ہمارے لئے پھر کونسی چیز حرز کا کام دینے والی ہے نماز سے پہلے اگر فی الواقعہ ہم نے کسی کی ربوبیت کا ہے جو بالضرور ہونی چاہیئے پھر دوسری نماز سے پہلے ہم نے کسی کے ساتھ کسی جان کے ساتھ رحم کے رنگ سے ترحم کیا ہے جو ضروری ہے کہ کیا جائے اسی طرح ہمارے لئے پھر آنیوالی نماز سے پہلے اگر ہم نے اپنے محسنین کا اپنے مربیّوں کا حق الخدمت بادجوہ پورا کیا ہے۔ جو ہمیں لابدی طور سے کرنا ضروری ہے اور پھر آنیوالی نماز میں اپنے مالک کے حقوق کو بھی ہم نے پورا کیا ہے جو اس نے ہم پر عائد کئے ہیں تو ہم نے صحیح معنوں میں ان تمام صفات کی عبودیت کا ادّعا صحیح رنگ میں کیا ہے تب پھر ہم اپنے منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ورنہ لِمَ تقولون مالا تفعلون کا انذار تمام کے تمام سابقہ مذکورہ ۴۰ جھوٹوں کے ایک دوسرا عتاب ہے جو ہم اپنے سر پر لے رہے ہیں ثم اعاذنا اللہ منہ ویسے ہی ہمارے مالک کے تیور جبکہ بدلے ہوئے ہیں۔ تو پھر اور کونسا وقت ہے جب کہ ہم اپنی صداقت کا اظہار صحیح طور سے

مولنا محمد علی صاحب جوہر ایم۔ اے کے تاثرات

"وہ ناشکر گذاری ہوگی۔ کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت تک اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا،،

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

جرمنی سے چشم دید حالات

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید

جرمنی پر حکومت کرنے والی چاروں طاقتیں (۳) مقصد کے حصول کے لئے کوئی مواقع بہم نہیں
زیادہ وقت باہمی کشمکش میں ضائع کرتی ہیں بہ نسبت اس کے کہ وہ جرمنوں کی حالت کو بہتر بنانے میں کوشاں ہوں۔ ان کا طریق حکومت کئی وجوہ سے تسلی بخش نہیں ہے۔ روسیوں کے ماتحت جرمنوں کی حالت اس امر سے عیاں ہے کہ لاکھوں جرمن مشرقی جرمن سے مغربی جرمن میں آ چکے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جائے۔ کہ روسی علاقہ میں کیسے گزرتی تھی۔ تو ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی میں حالات کا آپس میں کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ وہ مغربی جرمنی کی حد درجہ تکلیف دہ اور با مشقت زندگی کو روسی جرمنی کی زندگی پر بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ وہاں حالت یہاں سے بھی بدتر ہے زیادہ سہولت امریکن علاقہ میں ہے۔ کیونکہ وہاں کنٹرول کم ہے امریکن لوگ انگریزوں کی طرح چھوٹی چھوٹی تفاصیل میں دخل نہیں دیتے۔ سب سے زیادہ سٹاف انگریزوں کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ بیچارے جرمنوں کو ان کے قیام و بقا کے لئے بہت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ بڑی بڑی عمارتیں فوجی حکومت نے اپنے قبضہ میں کی ہوئی ہیں۔ میں ایک بڑے ہوٹل کے پاس سے گذرا۔ جس میں چار ہزار بستر تھے لیکن ان میں سے صرف ۲۰ استعمال ہوتے تھے۔ باقی سب کمرے بے فائدہ پڑے ہیں اس خیال سے کہ شاید فوجی حکومت کو کسی وقت ان کی ضرورت پڑ جائے۔

فوجی حکومتوں کی باہمی کشمکش کی ایک مثال برلن کا شہر ہے۔ جہاں رہنے والوں کی حالت (سوائے موجودہ بے چینی کے) دوسروں کی نسبت اچھی ہے۔ وہاں راشن بھی زیادہ بروقت اور باقاعدگی سے ملتا ہے۔ کیونکہ برلن چاروں حکومتوں کا مقام امتحان ہے۔ مشکل یہ ہے کہ اگر یہاں کوئی خرابی ہو۔ تو پریشانی اور مصیبت بیچارے جرمنوں کو ہوتی ہے

جرمنی میں اخبارات روزانہ نہیں چھپتے۔ بلکہ ایک دن کے وقفہ پر۔ برلن اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ یہ شہر مذکورہ بالا وجہ سے پراپیگنڈا کا بھی مرکز ہے۔ جرمنی ایک وسیع ملک ہے۔ اس کی صنعت یورپ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس کی کانیں بے انتہا ہیں حتیٰ کہ سارا یورپ جرمنی صنعت کا رہین منت ہے۔ سو اگر یورپ کی حالت کو سنوارنا ہے۔ تو جرمنی کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ لیکن فوجی حکومتیں اس

پہنچاتیں بہت سے جرمنی کارخانے ضبط کر کے دوسرے ممالک میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ خود غرض اقوام اس منڈی پر خود قابض ہو جائیں۔ جو کسی وقت جرمنی کی منڈی ہوا کرتی تھی گذشتہ دو سال سردیوں کے دنوں میں جرمنوں نے بغیر کوئلہ کے گذارہ کیا ہے مکانات کو گرم کرنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ بعض بیچارے سردی سے مر بھی گئے۔ وہ ملک جو سارے یورپ کو کوئلہ مہیا کر سکتا ہے اس کے لوگ خود کوئلہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ موجودہ حکومتوں پر ایک افسوسناک تبصرہ ہے۔

ان حالات میں کمیونسٹ خوب مصروف کار ہیں پچھلے دنوں ایک نام نہاد مجلس اس غرض سے قائم کی گئی کہ جرمنی کو ایک متحد ملک بنایا جائے لیکن دراصل اس کے پیچھے کمیونسٹ خیالات کار فرما تھے۔ ان لوگوں نے عجیب عجیب طریقوں پر اپنی تحریک کے لئے دستخط حاصل کئے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے اس امر کا انکشاف ہوا کہ ایک بہت بڑی فرم نے اپنے ملازمین کو جب راشن تقسیم کیا۔ تو ایک کاغذ کی پرچی بھی ساتھ رکھ دی اور ملازمین سے دستخطوں کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید یہ راشن کی وصولی کے دستخط ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ انہوں نے کمیونسٹ تحریک کی تائید میں دستخط کئے تھے۔ کیونکہ اسی کاغذ کے ایک اور حصہ پر جسے عمداً چھپایا گیا تھا۔ مفید مطلب مضمون درج تھا

جرمن لوگ ہٹلر کے سخت دشمن ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ ہٹلر مر چکا ہے۔ لیکن اگر بالفرض محال وہ زندہ بھی ہے۔ تو اگر وہ جرمن پیش نظر بھی آ جائے تو جرمن لوگ اس کی تکا بوٹی کر دیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ موجودہ تباہی میں قصور کس کا ہے جرمن کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک دونو فریق قصوروار ہیں۔ اتحادیوں پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے بغیر جرمن عوام کو الٹی میٹم دیئے اندھا دھند بمباری کی۔ جرمن عوام لڑائی کی صورت حالات سے ناواقف تھے! اگر انہیں صحیح واقعات کا پتہ چل جاتا تو وہ کبھی بھی ہتھیار ڈالنے میں دیر نہ کرتے۔ اتحادیوں نے اپنے لئے ہمدردی حاصل کرنے اور دنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو حق بجانب قرار دینے کا ایک قیمتی موقعہ اسطرح کھو دیا کہ آخر تک جرمن پبلک کو کوئی الٹی میٹم نہ دیا۔ علاوہ ازیں ان کا یہ بھی قصور قرار دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ۱۹۳۳ء سے لیکر ۱۹۳۸ء تک ہٹلر کو من مانی کاروائیاں کرنے کی اجازت دی ۱۹۳۹ء میں پانی سر سے گذر چکا تھا اور لڑائی کے خطرہ کو کسی صورت میں بھی روکا نہ جا سکتا تھا۔ یہ ہے مختصر طور پر جرمنی کی حالت۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ ایک طرف جرمنوں کی دنیوی حالت کی ابتری اور دوسری طرف ان کی دینی حالت کی خرابی۔ دونو نے ملکر جرمن قوم کی تباہی پر مہر لگا دی ہے۔ لیکن ہمیں خوشی ہے۔ کہ باوجود چاروں طرف اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیروں کے۔ باوجود بازاروں میں کمزور اور نحیف جسم والے لوگوں کے۔ باوجود خوراک کی حد درجہ کمی کے آج خدا کے فضل سے جرمنی میں خدا تعالیٰ کا نام لینے والے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے بھی موجود ہیں۔ وہ موجودہ مشکلات سے گھبراتے نہیں کہ انہوں نے اس سے زیادہ تکالیف جنگ کے دوران میں دیکھی ہیں۔ بعض نے قیدیں کاٹی ہیں۔ تقریباً سب کے گھر برباد ہو گئے ہیں اور ساتھ ہی سارا مال و اسباب بھی۔ لیکن انہیں خوشی ہے کہ جہاں دوسرے لوگوں کا ایمان بھی ہاتھ سے گیا۔ انہیں ایمان کی نعمت تو میسر آ گئی۔ اور جو محبت ان مومنین کے دلوں میں ہمارے لئے خدا تعالے نے پیدا کر دی ہے۔ وہ بجائے خود احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جرمنی میں جا کر میرے دل میں زور سے یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس ملک کی حالت کی بہتری کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں پس میں احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ یہ التجا کرتا ہوں کہ احباب اس ملک کے لئے دعا فرمائیں۔ بالخصوص ہمارے جرمن احمدی بھائیوں کی خاطر۔ کہ خدا تعالیٰ اس ملک کی حالت کو سنوارے اور ہمارے احمدی بھائیوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ ان کے ایمان کو بڑھائے اور ان کے ذریعہ وہاں اسلام کا بیج بڑھے اور بڑھتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ ص۵

یرحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء کا وقت ہے۔ لیکن ہمارے سادہ لوحی کے برے اخلاق پھر بھی اسی رفتار سے چل رہے ہیں۔ جن سے ہم ایکدفعہ کافی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ اپنی نماز کی فکر کریں۔ اس کا صحیح قیام اسکے منشاء کے مطابق بجالائیں۔ تو فلاح ممکن ہے اللہ تعالےٰ کی رحمت واسعہ بالکل قریب ہے اس کے عنایات ہمارے لئے سراسر وقف ہیں آجکل حق روی سے ہی فلاح ملے گی۔ زبانی باتیں بدوں عمل صادق کے کام نہیں آئیں گی بلکہ الٹا خیت کا بوجھ ہمیں اٹھانا پڑ گیا۔ جس کو کسی طرح بھی ہم اٹھا نہیں سکیں گے۔ المختصر اپنی مردہ نماز کا قیام ضروری ہے۔ اور عبودیت صادقہ دکھانے کا وقت ازبس ضروری۔ ہمیں اپنا رویہ سابقہ بدلنا چاہیئے یہاں تک بدلنا چاہیئے کہ ملائکۃ اللہ اور وہ ہمارا مالک حقیقی اپنی آنکھوں سے ہمارا رویہ دیکھ کر ہمارا عبد ہونا تسلیم کرلیں اور ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کے مطابق وہ ہمارے حالات میں بہترین تغیر پیدا کرنا شروع کردیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز وھو علی ما یشاء قدیر۔ بھائی عبدالرحیم از قادیان گورداسپور)

وصیت فارم چھپ گئے ہیں

وصیت فارم ختم ہو گئے تھے باہر سے آئی ہوئی اطلاعوں کے مطابق افراد کو اور جماعتوں کو فارم نہیں بھجوائے جاسکتے تھے۔ اب فارم چھپ گئے ہیں۔ جن افراد یا جماعتوں کو جتنے جتنے فارموں کی ضرورت ہو۔ وہ مہربانی فرما کر جلد اطلاع دیں تا ان کے مطالبہ کو جلد پورا کیا جا سکے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواست دعا۔ خاکسار کے چچا فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد اشرف وقف زندگی

چندہ حفاظت مرکز

قادیان کی واپسی کے لئے کوشش

قادیان ہمارا ہے۔ اور انشاء اللہ ہم اسے لے کر رہیں گے۔ ہر مخلص احمدی کے دل میں یہ جذبہ ہے اور رہیگا جب تک ہم قادیان میں دوبارہ داخل نہیں ہو جاتے۔ لیکن صرف دل میں جذبہ رکھنے سے کام نہیں ہو جاتے۔ جبتک ساتھ عمل نہ ہو۔

نظارت بیت المال اس وقت ہر مخلص احمدی سے یہ توقع رکھتی ہے کہ چندہ حفاظت مرکز کی رقم جو اس کے ذمہ اسوقت ہے۔ اس کی ادائیگی جلد سے جلد کر دی جائے

جمعہ کے خطبہ کے بعد ہر خطیب سے نظارت بیت المال درخواست کرتی ہے کہ پہلے خطبہ کے بعد تمام جماعت کے دوستوں کو قادیان کی یاد دلا کر انہیں تلقین کی جائے۔ کہ وہ کم از کم اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندے کے بقائے ادا کر دیں۔

(ناظر بیت المال)

بقیہ صفحہ ۲

میو ہسپتال کے ڈاکٹر میاں عبدالحمید صاحب میڈیکل آفیسر ریلوے اور سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان سبھی جمع ہوگئے اور نہایت توجہ ہمدردی اور محبت سے علاج معالجہ میں لگے رہے پھر وہی اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دی اور وقتی طور پر عطاء اللہ کی خون دیکھ کر بڑی ... بڑھ گیا ضعف ہو کر نبض چھوٹ گئی جس پر بیٹھے گئے عزیزہ سنبھلی اور عزیز پر ہر آنے والے کو شناخت کرنے لگے ان سے باتیں کرتے اور صبر اور اللہ کا جواب دیتے رہے۔ پھر حوصلہ افزائی کرنے والوں کو حوصلہ دلایا اور جلد اچھا ہو جانے کی امیدیں دلاتے رہے۔ ڈاکٹر صاحبان سمجھتے کہ اصل خطرہ کیا ہے کیونکہ ان کو علم ہو گیا تھا کہ آنتیں پھٹ گئی ہیں علاج صرف اپریشن ہے۔ بلکہ عزیز نے خود خواہش کی کہ میرے پیٹ کی تکلیف کا علاج کرو۔ کیونکہ ان ظاہری زخموں کی مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ ہے تو پیٹ کے اندر کچھ ہے کہ درد ناقابل برداشت ہے بہتر ہے کہ پیٹ چاک کر دو۔ مگر عزیز کی حالت اتنی کمزور رہتی کہ ڈاکٹروں نے اپریشن کرنا مناسب نہ سمجھا اور کہا کہ اگر آنتیں کی راست نکل گئی تو انشاء اللہ کل اپریشن کریں گے اور یہ بڑی خطرہ سے بھی نکل جائے گا۔ مگر ضعف بڑھتا گیا۔ جس کو کوششوں کا سہارا دینے کی کوشش جاری رہی آخر ایک بار پھر سے نبض چھوٹ گئی۔ وہ حالت آخری معلوم ہونے لگی۔ عزیز کے چہرے کو دیکھ کر خیال آیا کہ عزیز کو انسانی خون پہنچانا چاہئے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ کر کے لیا عزیز کے بزرگوں اور ایک بھائی نے خون دینے چاہا تینوں کا خون کا امتحان کیا گیا اور صرف عزیز مرزا برکات احمد کا خون منظور ہوا۔ چنانچہ عزیز نہایت دلیری سے یہ کہتے ہوئے کہ اگر میرے خون سے بھائی جان کی جان بچ جائے تو آخری قطرہ تک حاضر ہے۔

میز پر لیٹ کر خون دے کر بھاری قربانی کر دکھائی جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ آمین

۹۔ مگر یہ کوشش بھی ناکام رہی اور عزیز عبدالمالک کی نسوں نے خون قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ان میں اب کوئی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی پیشاب کی حالت ہوئی تو بڑی تکلیف سے کیا مگر وہ خالص لہو تھا۔ کچھ پینے کھانے کو مانگا سنترہ کا رس دیا گیا جو بھی آیا سبھی کو دلاسا اور حوصلہ دے کر یہی امید دلائی کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ جلد اچھا ہو جاؤں گا۔ گھبرائیں نہیں حواس آخر وقت تک قائم رہے اور امید نے برابر ساتھ دیا مستورات عزیز کو دلاسا دیں آکر گھر کو لوٹ گئیں اور عزیز نے سفر آخرت کی تیاری شروع کر دی۔ عزیز مرزا برکات احمد سے دریافت کیا کہ

"کیا ابا جی قادیان پہنچ گئے ہیں؟"

جواب اثبات میں پاکر کہا "الحمد للہ" ہم بھی اس قادیان جا رہے ہیں۔ وہ ہچکیاں لیں اور اپنے خالق حقیقی کو جا ملے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰۔ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے عہدہ داران منظور کیا جاتا ہے اگر کسی جماعت کے عہدہ داروں کا نام اس فہرست میں نہیں تو وہ اس اعلان کی دوسری قسط کا انتظار کریں۔

بشرطیکہ عہدہ داروں کا انتخاب ہو کر ان کی طرف سے فہرست آچکی ہو جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹوں، سیکرٹریوں اور امین محاسب اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی عہدیداروں کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہئے مثلاً محصلین کی بیت المال سے، امام الصلوٰۃ کی تعلیم و تربیت سے، قاضی کی ناظم قضا سے۔ سیکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کر سکتی ہے۔ مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں، صرف اطلاع دے دینا کافی ہے (ناظر اعلیٰ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

نام جماعت	عہدہ	نام عہدہ داران	نام جماعت	عہدہ	نام عہدہ داران
چک ۲۱۶ جھنگ برانچ	پریذیڈنٹ	چوہدری رحمت اللہ صاحب	۹۷ج ب ضلع لائلپور	سیکرٹری امور عامہ	چوہدری عبدالقادر صاحب مہاجر
	سیکرٹری مال	شیخ سبحان علی صاحب		پریذیڈنٹ	چوہدری رحیم بخش صاحب
	محاسب	"		سیکرٹری مال	مولوی بدرالدین صاحب
	امین	چوہدری رحمت اللہ صاحب		محاسب	چوہدری محمد دین صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	شیخ بشیر احمد صاحب		امین	مولوی بدرالدین صاحب
	" تعلیم و تربیت	" سبحان علی صاحب		سیکرٹری تبلیغ	"
	" امور عامہ	" نادر علی صاحب		" تعلیم و تربیت	"
چک ۳۵۷ جھنگ برانچ قادر آباد	پریذیڈنٹ	چوہدری عبدالقادر صاحب	ملکوال ضلع گجرات	" امور عامہ	چوہدری نور احمد صاحب
	سیکرٹری مال	چوہدری علی احمد صاحب مہاجر صوبیدار میجر		پریذیڈنٹ	چوہدری غلام رسول صاحب
	محاسب	"		سیکرٹری امور عامہ	"
	امین	چوہدری محمد حنیف صاحب		" مال	قاضی کامل الدین صاحب انجن ڈرائیور
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	"		" تبلیغ	"
	" تبلیغ	چوہدری غلام احمد صاحب مہاجر		" تعلیم و تربیت	منشی فیروز الدین صاحب

درخواست ہائے دعا

میری ہمشیرہ محترمہ زینب قدسیہ صاحبہ بنت جناب قریشی امیر احمد صاحب کچھ عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ احباب کرام خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ عبداللہ ماجد بی ۔ اے (قریشی منیر احمد لائلپور)

۲۔ مبارے سلسلہ کے ایک محترم اور ملہم بزرگ جو پچاس فی صدی چندہ دینے والے ہیں جن کا نام ملک عزیز احمد صاحب تُرکا ملتانی ہے۔ سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرما دے آمین۔ ثم آمین

(۳) میری ہمشیرہ اہلیہ ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم بہت بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب سے التجا ہے کہ بارگاہ احدیت میں دعا فرمائیں کہ خدا انہیں جلد شفا دے (خاکسار عزیز دین خان سیکرٹری جماعت بھاگلپور)

تلاش

مسماۃ چراغ بی بی دائی ساکنہ موضع لسیر اداں متصل قادیان حبیب سے پاکستان پہنچی ہے وہ تلاش کے باوجود اپنے بھائیوں کا کھوج نہیں لگا سکی۔ اگر اس کے بھائی چراغ دین۔ خیر دین۔ مہرالدین پسران اللہ دتہ اس اعلان کو پڑھیں تو مندرجہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ چراغ بی بی دائی احاطہ ملکھی رام مزنگ لاہور

مرحوم انا لبفراقک یا مالک لمحزونون

مرحوم ۳۰۔ مئی کو رخصت ہوا جنازہ میں جماعت کے ہر فرد نے شرکت کی مرحوم کو نشتر میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

بریگیڈیئر عثمان مارا گیا

حکومت ہندوستان کا اعلان

نئی دہلی ۵ جولائی۔ بریگیڈیئر محمد عثمان جو ہندوستانی فوجوں کی کشمیر میں کمان کر رہے تھے۔ ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک پریس نوٹ وزارت دفاع نے جاری کیا ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ بریگیڈیئر محمد عثمان کشمیر کی جنگ میں لڑتے ہوئے مارے گئے آپ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی کمان کر رہے تھے بریگیڈیئر عثمان کی نعش دہلی لائی جائے گی اور پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کی جائیگی۔

وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علی صوبہ سرحد کا دورہ کرینگے

لاہور ۵ جولائی۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علی خاں آج کراچی سے لاہور پہنچے۔ آپ کل صوبہ سرحد کے ۷ روزہ دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں آپ پشاور کوہاٹ ... اور ایبٹ آباد کا دورہ کرینگے۔ اور ۱۰ جولائی کو مری میں مشترکہ مجلس مہاجرین کے اجلاس میں شرکت کرینگے۔

کشمیر کمیشن

جنیوا ۵ جولائی۔ کشمیر کمیشن جنیوا سے عازم کراچی ہو گیا۔ امید ہے کہ ایک دو دن تک کراچی پہنچ جائے گا۔ وفد چند دن تک کراچی میں پاکستان گورنمنٹ کا مہمان رہے گا۔ اس کے بعد ۱۰ جولائی کو عازم دہلی ہو جائے گا۔

اب کوئی سیاسی پارٹی نہیں رہنی چاہیئے

لاہور ۵ جولائی کل میرٹھ کے اندر ایک خاص جلسے میں تقریر کرتے ہوئے خاکسار لیڈر علامہ عنایت اللہ مشرقی نے کہا میں اب بلا خوف مخالفت کہہ سکتا ہوں کہ انڈو پاکستان اسلام لیگ کے مقاصد عام طور پر تسلیم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور سلطنت خداداد پاکستان کی حفاظت کے ضروری ضمیمے کے طور پر ۵ کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی حفاظت کا تخیل آہستہ مگر نہایت قوی طور پر مسلمانوں کے دلوں پر طلوع ہو رہا ہے آپ نے کہا مجھے جون کے آخر میں حیدرآباد کے صدر اعظم کی طرف سے ہماری ہمدردی کے جواب میں شکریے کے تاروں کے علاوہ یہ فون بھی موصول ہو چکا ہے کہ یہاں خطرات ہیں اور یہیں ڈٹ رہیے آپ نہ آئیے۔ آپ نے کہا میری قطعی رائے یہ ہے کہ پاکستان میں حصول پاکستان کے بعد کوئی سیاسی پارٹیاں نہیں ہونی چاہئیں تھیں بلکہ مسلم لیگ بھی نہیں رہنی چاہیئے تھی۔ ہر مسلمان کو اب مسلم لیگی سمجھنا چاہیئے اور کوئی پارٹی شریعت یا خلافت گروپ یا صوبجاتی تعصب کی بنا پر کوئی پارٹی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیں صرف مسلمان ہونا چاہیئے۔ اور اعلیٰ مسلمان لوگوں کو اسمبلی کے لئے ووٹ دینے چاہئیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

کراچی ۵ جولائی۔ ورلڈ پارلیمنٹری یونین نے پاکستان کی مجلس دستور ساز کو دعوت دی ہے کہ وہ یونین کے سالانہ اجلاس میں اپنے نمائندے بھی بھیجے۔

شامی فوجوں کو عارضی صلح کے ختم ہوتے ہی جنگ شروع کر دینے کا حکم دیدیا گیا

لندن ۵ جولائی۔ کاونٹ فلوک برناڈوٹ اتحادی ثالث نے کل رات قاہرہ میں عرب لیگ کی کونسل سے طویل گفت و شنید کی۔ ریاض الصالح وزیر اعظم لبنان نے عرب لیگ کے اجلاس کے بعد اتحادی ثالث کو بتایا کہ ان کی تجاویز کو بنیاد قرار دے کر کسی قسم کے مذاکرات شروع نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ عربوں کو اس بات پر اصرار ہے کہ فلسطین کو عرب ریاست تسلیم کیا جائے۔ اس میں یہودیوں کو تناسب کے مطابق نمائندگی دی جائے۔ اقلیتوں کے حقوق محفوظ کر دئے جائیں اور یہودیوں کا داخلہ فوراً بند کر دیا جائے معلوم ہوا ہے شامی فوجوں کو عارضی صلح کے ختم ہوتے ہی جدید طریق سے جنگ شروع کرنیکے احکام دے دئے گئے ہیں تمام فوجیوں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

حیدرآباد کے متعلق قبائلی جرگے کا ریزولیوشن

کوہاٹ ۵ جولائی۔ زکا خیل۔ علی خیل۔ اباخیل اور کئی دوسرے قبائل کے نمائندوں کا ایک جرگہ ہوا۔ جس میں حیدرآباد سے متعلق ہندوستان کے رویہ کی سخت مذمت کی گئی۔ مسٹر اگوبالی اجادیہ سے کہا گیا کہ حیدرآباد سے متعلق حکومت ہند کے رویے کی اصلاح کرائیں۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان حیدرآباد سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور وہ حیدرآباد کی آزادی قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائینگے۔

چیکوسلواکیہ کا وفد پاکستان آ رہا ہے

کراچی ۵ جولائی چیکوسلواکیہ کے وفد کے دو ممبر کراچی پہنچ گئے۔ باقی ماندہ پانچ ممبر منگل کو کراچی پہنچ جائینگے۔ یہ ممبر پاکستان کے ہاتھ چیکوسلواکیہ کی مشینیں فروخت کرنے اور پاکستان کو صنعتی امداد دینے کے متعلق وزارت صنعت کے افسروں سے بات چیت کرینگے نیز تاجروں صنعت گروں اور بیوپاریوں سے بھی مذاکرہ کرینگے۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان

۳ فیصدی شرح سود مقرر ہوئی

لاہور ۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ڈائرکٹروں نے اپنے کل کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ بنک کی شرح سود ۳ فیصد رہے گی۔

بمبئی ۵ جولائی حکومت حیدرآباد نے حیدرآباد کی حدود میں بمبئی کے ہفتہ وار اخبار آبرو کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے

واہگہ کی سرحد پر چند خوشگوار لمحے

حکومت کی توجہ کیلئے چند ضروری امور

لاہور ——— ہمارے سٹاف رپورٹر کے قلم سے ——— ۵ جون

جو لوگ اب بھی ہندوستان کی تقسیم اور فسادات کی وجہ سے قوموں میں موجودہ تعصب و افتراق کو دائمی تصور کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ واہگہ جا کر سرحد کے دونوں طرف اُس دو میل رقبے کا ایک بار ضرور چکر لگائیں جہاں متحدہ پنجاب کی طرح ہندو سکھ اور مسلمان باہم شیر و شکر نظر آتے ہیں۔ میں نے متحدہ پنجاب کے اس چھوٹے سے رقبے میں تین چکر لگائے۔ اور وہ کچھ دیکھا جس کا شہر کے دہشت زدہ ماحول میں رہ کر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک بھی شخص وہاں ایسا نہ تھا جو گذشتہ مہینوں کے بھیانک واقعات پر اظہار تاسف نہ کرتا ہو۔ **مذہبی کتب کا تبادلہ۔** ہندوستان کی سرحد میں پیرے گاؤں کے قریب میں نے ایک لمبی داڑھی والے سکھ بزرگ کو دیکھا اُس کے سامنے کلام پاک کے متعدد نسخے رکھے ہوئے تھے اور وہ خوشنما بانوں کی (چوری) سے بار بار اُن کو صاف کر رہا تھا میں نے ایک نسخہ چھانٹ کر ہدیہ پوچھا تو کہنے لگا۔ اس کا ہدیہ گرنتھ صاحب یا جنم ساکھی یا کوئی سکھوں کی اور دھارمک کتاب ہے میں بیچنے کا قائل نہیں۔ اس بزرگ کے علاوہ بھی کچھ سکھ دو چار جگہوں پر قرآن اور دیگر مذہبی کتب لئے بیٹھے تھے۔ مگر وہ ہمارے ادھر کے کتب فروشوں کی طرح بیچتے تھے۔ مجھے صدمہ ہوا یہ پڑتال کر کے کہ مسلمان کتب فروشوں میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو سکھوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتب کو محض کلام پاک کے تبادلے کیلئے لئے بیٹھا ہو۔ کیا حکومت کوئی ایسا انتظام نہیں کر سکتی۔ کہ وہ فراہمی کتب مذہبی کا باقاعدہ ایک ہفتہ منا کر ہندوؤں اور سکھوں کی تمام مذہبی کتب گرنتھ اور گیتا جمع کرائے اور پھر رابطے کے افسروں کے واسطے سے بین المملکتی بنیادوں پر ان کا تبادلہ کلام پاک کا نسخہ ہائے مبارک سے کرا لیا جائے۔

میں نے دیکھا ہے کہ جو تجارت وہاں ہو رہی ہے وہ بلاشبہ دونوں خطوں کے تعلقات مودت کو استوار کرنیکا بہترین ذریعہ ہے لیکن اسکیں پاکستان کو اقتصادی نقطہ نظر سے خسارہ رہے پاکستان والے وہ چیزیں فروخت کرتے ہیں مثلاً بنولے وغیرہ جن کے بغیر وہاں گزارہ نہیں۔ لیکن اُن سے خریدی وہ چیزیں جاتی ہیں۔ جن کے بغیر ملک کا ہر بچہ و زن زندہ رہ سکتے ہیں مثلاً چوڑیاں اور مہندی وغیرہ۔ اگر اس بازار میں خرید و فروخت بنولوں کے عوض چوڑیوں ہی کی ہوئی تو یہ مارکیٹ پاکستان کے لئے مستقل خسارہ گاہ بن کر رہ جائے گی۔

بمبئی میں فرقہ وار فساد ہو گیا

نئی دہلی ۵ جولائی۔ ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں خوفناک فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے۔ جس سے متعدد افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ فساد کس بنا پر ہوا۔ شہر میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ اور پولیس اہم ناکوں پر مقرر کر دی گئی ہے (مغربی پاکستان)

سفیر برما کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۵ جولائی۔ پاکستان کے سفارتی اور دوسرے حکام نے اس دعوت میں شرکت کی۔ جو کل رات برمی سفارت کے سیکرٹری مسٹر سیادن اور ان کی زوجہ نے سفیر برما اوپی کن کے اعزاز میں دی تھی اس دعوت میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں سردار عبدالرب نشتر۔ مسٹر سری پرکاش الحسینی الخطیب ایم یحییٰ کمال مسٹر ادہم اور بیگم ادہم نے شرکت کی۔

آغا خان کے محل پر قبضہ کر لیا گیا!

پونا ۵ جولائی۔ آغا خان پیلس پر پونا کے کلکٹر نے سرکاری استعمال کے لئے قبضہ کر لیا ہے گاندھی جی اسی محل میں ۱۹۴۳ء کا مشہور برت رکھا تھا۔ اور مہادیو ڈیسائی۔ کستوربائی گاندھی نے یہیں اپنی زندگی کے آخری سانس گذارے تھے۔ فوجی مقاصد کے پیش نظر کلکٹر مذکور نے یہ محل جنوبی کمان کی فوج کی تحویل میں دے دیا ہے۔

فلسطین کی امداد کی مرکزی پاکستانی کمیٹی

مغربی پنجاب میں سب کمیٹی کا قیام

فلسطین ۵ جولائی۔ فلسطین کی امداد کی مرکزی پاکستانی کمیٹی کی ایک ذیلی کمیٹی قائم کی گئی ہے اور مغربی پنجاب کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر آنریبل مسٹر افتخار حسین خان آف ممدوٹ اس کے صدر مقرر ہوئے ہیں ذیلی کمیٹی کے دوسرے عہدہ دار خود مقرر کرے گی۔ کمیٹی کے ممبران کے نام حسب ذیل ہیں:-

۱۔ آنریبل مسٹر افتخار حسین خان آف ممدوٹ۔
۲۔ پیر قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف
۳۔ شیخ صادق حسن ایم۔ ایل۔ اے
۴۔ میاں افتخار الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر مسلم لیگ مغربی پنجاب
۵۔ چودھری شیخ محمد سیال ایم۔ ایل۔ اے
۶۔ مخدوم غلام مصطفیٰ شاہ جیلانی ملتان
۷۔ میاں بشیر احمد ایم۔ ایل۔ اے لاہور۔ ۸۔ نوابزادہ عزیز اللہ خاں ٹوانہ سرگودھا۔ ۹۔ میاں محمد ممتاز دولتانہ ایم۔ ایل۔ اے ۱۰۔ مسٹر علاؤالدین صدیقی ۱۱۔ میاں امیرالدین سابق میئر لاہور کارپوریشن ۱۲۔ نوابزادہ محمد خاں لغاری ڈیرہ غازیخاں ۱۳۔ میاں عبدالباری لائل پور ۱۴۔ مولوی احمد جان ایم۔ ایل۔ اے ۱۵۔ نواب محمد حسین قریشی